وہ بوریائے فقیری پر بیٹھنے والا
بایں شکوہ کہ روح الامیں درباں ہے
جلال اس کا محیط ازل ہے تا باہد
جمال اس کا ورائے حدود عرفاں ہے
سکھائی جنبشِ لب کو ادائے حق گوئی
یہ اس کا خاص کرم ہے یہ اس کا احساں ہے
مکاشفاتِ خرد اس کے راستے کا غبار
فروغ نورِ تجلی اُسی کا فیضاں ہے
کلیدِ فتح و نویدِ ظفر دُعا اس کی
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ گلستاں ہے
جو سوچیے تو وہ لوح و قلم کا مالک ہے
جو دیکھیے تو بظاہر وہ ایک انساں ہے
قلم کو تاب کہاں اس کی منقبت لکھے
زبان شعر ہے وامانده عقل حیراں ہے
ظفر بہ فیض ثناء خوانئ شہ بطحیٰ
دل و دماغ کا ہر گوشہ برق ساماں ہے

حکیم محمود احمد ظفر

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے؟
اس کا بندہ ہوں جو بندے کو خدا دیتا ہے
جب اترتی ہے مری روح میں عظمت اسکی
مجھ کو مسجود ملائک کا بنادیتا ہے
رہنمائی کے یہ تیور ہیں کہ مجھ میں بس کر
وہ مجھے میرے ہی جوہر کا پتا دیتا ہے
اس کے ارشاد سے مجھ پر مرے اسرار کھلے
کہ وہ ہر لفظ میں آئینہ دکھادیتا ہے
اس کی رحمت کی بھلا آخری حد کیا ہوگی؟
دوست کی طرح جو دشمن کو دعا دیتا ہے